سید کاشف گیلانی

شورش کاشمیریؒ

(جناب شیخ حبیب الرحمٰن بٹالوی کی کتاب ''خطباتِ شورش''
کے مطالعہ کے بعد)

تپشِ زیست میں بادِ سحری تھا شورش
دامنِ فقر میں ہیرے کی کنی تھا شورش
اُس کے اسلوب سے کھلتے تھے فقیہانہ رموز
جگرِ کفر میں نیزے کی اَنی تھا شورش
جس طرح چاہو اُسے یاد کرو حق ہے تمہیں
میرے نزدیک مگر ایک ولی تھا شورش
اُس نے تاریخ میں خود اپنا بنایا تھا مقام
بابِ اسلام کا عنوانِ جلی تھا شورش
اہلِ حق اُس کی محبت کے سدا قائل تھے
اہلِ وطن کے لیے تیغِ علیؓ تھا شورش
اور میں اس کے لیے اس کے سوا کیا لکھوں
میرے اللہ تری جلوہ گری تھا شورش
اُس کے جانے کا یقیں دل کو نہیں آیا ہے
ایسا لگتا ہے کہ محفل میں ابھی تھا شورش
جانے گم ہوگیا ہے بے سمت فضاؤں میں کہاں
جیسے اک نالۂ تاریک شبی تھا شورش
میں نے کاشفؔ کوئی اُس جیسا نہ دیکھا نہ سُنا
اک مقرر تھا قلم کا بھی دھنی تھا شورش

پروفیسر خالد شبیر احمد

ہنرور، نظر فریب

گلیاں ، بازار و شہر ہیں، نگر نگر فریب
لگتا ہے اب تو مجھ کو میرا گھر، نظر فریب
ہر شے نظر کا دھوکہ ہے، فضائیں فریب ہیں
صحنِ چمن فریب، گلِ تر، نظر فریب
اس آسمانِ شوق کا سب کچھ فریب ہے
شمس و قمر فریب ہیں، اختر، نظر فریب
اہلِ ہنر کا راج ہے، اوجِ کمال پر
خود ہے ہنر فریب ہنرور، نظر فریب
بے سمت سب مسافتیں منزل ملے تو کیوں؟
راہ رو نظر فریب تو رہبر، نظر فریب
نظروں کا سارا دھوکا ہے یہ شہرِ بے ثبات
انساں یہاں فریب، بشر ہر، نظر فریب
یہ شہر شب گزیدہ ہے ، یہ شہرِ بے مراد
دیوار ، صحن و بام اس کے، در نظر فریب
دیکھے تھے خالدؔ! ہم نے بھی کیا کیا حسین خواب
تعبیر جن کی دھوکا ہے یکسر، نظر فریب

☆......☆......☆